چار مصلے مٹا دیئے گئے

اور ان شاء اللہ
چار اماموں کی تقلید بھی ختم کر دی جائے گی

ابو الاقبال سلفی

ادارہ دعوۃ الاسلام
ملا پور، پوسٹ رٹھورا، ضلع بریلی، یو پی ۲۴۳۱۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (البقرۃ: ۱۲۵)
اور مقام ابراہیم کو مصلّٰی بنالو۔

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ (الانبیاء ۷۳)
ہم نے ان رسولوں کو امام بنایا تھا وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے کی وحی کی تھی۔

الحمد للہ!

چار مصلّے مٹا دیئے گئے

اور ان شاء اللہ

چار اماموں کی تقلید بھی ختم کردی جائے گی

ابو الاقبال سلفی

○

ادارہ دعوۃ الاسلام
ملا پور، پوسٹ رٹھورا، ضلع بریلی، یوپی ۲۴۳۱۲۲

نام کتاب: . . . . الحمدللہ! چار مصلّے مٹا دیئے گئے اور ان شاءاللہ چار اماموں کی تقلید بھی ختم کر دی جائے گی۔

مؤلف: . . . . ابو الاقبال سلفی (عبدالنور راغب سلفی)

صفحات: ۳۲

سن طباعت: ۲۰۰۴ء

ناشر: . . . . ادارہ دعوۃ الاسلام، مُلّا پور، پوسٹ: رٹھورا ضلع بریلی، یو، پی ۲۴۳۱۲۲

نوٹ: ادارہ دعوۃ الاسلام کی ساری کتابیں دہلی کے ذیل کے مکتبوں پر بھی ملتی ہیں۔

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶۔ اُردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

۲۔ ایس۔ این۔ پبلشرز۔ مُرادی روڈ، بٹلہ ہاؤس اوکھلا، نئی دہلی ۲۵

۳۔ دار الکتب الاسلامیہ۔ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

قیمت ۱۰/ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ امام الانبیاء والمرسلین ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین والعاقبۃ للمتقین۔

اما بعد! کچھ لوگوں نے عوام مسلمانوں کو یہ سمجھا رکھا ہے کہ چار امام برحق ہیں اور خانۂ کعبہ میں چار مصلّے ہیں، حالانکہ یہ دونوں باتیں ہی سرے سے غلط ہیں۔

خانۂ کعبہ میں صرف ایک ہی مصلّیٰ ہے۔ مصلّیٰ ابراہیمی جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى۔ (بقرہ:۱۲۵)
''اور مقام ابراہیم کو مصلّیٰ بنالو۔''

تمام حاجی لوگ جاتے ہیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ وہاں صرف ایک ہی مصلّیٰ ہے۔ مصلّیٰ ابراہیمی۔ وہاں نہ حنفی مصلّیٰ ہے، نہ مالکی نہ شافعی، نہ حنبلی۔ ہمارے نبی مکرم و محترم ﷺ اسی مصلّے پر نماز پڑھتے تھے۔ بیچ میں کچھ اہل بدعت نے چار مصلّے کی بدعت نکال لی تھی جو اہل حق نے ختم کر دی۔ ہوا یوں کہ چوتھی صدی میں پہلے تقلید کی بدعت نکلی۔ پھر تقلیدی مذاہب پیدا ہوئے۔ پھر ان کی آپس میں سر پھٹول شروع ہوئی۔ احناف اور شوافع کا اختلاف اس قدر بڑھ گیا کہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ ۶۶۵ھ میں مصر اور قاہرہ میں چاروں مذہبوں کے چار قاضی مقرر کیے گیے۔ شافعی، مالکی، حنبلی، حنفی۔ اس کے بعد سلطان فرح بن برقوق نے جو اشر مملوک چراکسہ کہا جاتا تھا۔ نویں صدی کے شروع میں بیت اللہ کے اندر چار مصلّے بنا ڈالے۔ حالت یہ ہوگئی کہ ایک امام جماعت کرا رہا ہے تو تین مصلّوں پر نمازی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ قرآن کے حکم وارکعوا مع الراکعین کے حکم کو پس پشت ڈال دیا۔ اور وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى (البقرۃ:۱۲۵) کے اتحاد کو تقلیدی مذاہب نے پارہ پارہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ سلطان ابن سعودؒ کی قبر کو نور سے بھرے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسے والیٔ حجاز بنایا تو اس نے ۱۳۴۳ھ میں بیت اللہ سے اس بدعت کو مٹا دیا اور اب ایک ہی مصلّے پر نماز ہوتی ہے۔

بالکل اسی طرح کچھ بدعتیوں نے چار امام کی تقلید کی بدعت بھی جاری کی جو عالم اسلام کے بہت سے مقامات پر پھیلی ہوئی ہے۔ایک وقت آئے گا کہ ان شاء اللہ یہ بدعت بھی دنیا سے نیست ونابود کردی جائے گی۔ یہ بدعت جاہلوں میں پھیلی ہوئی ہے۔جیسے ہی کتاب و سنت کی روشنی پھیلے گی تقلید کی ظلمت کافور ہوجائے گی۔کوششیں تو یہی جاری ہیں کہ جلد سے جلد تقلید کی بدعت ختم ہواور لوگ کتاب وسنت کو اپنائیں ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے پر تو یہ بدعت خود بخود ختم ہو جائے گی۔تمام مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آتے پر اماموں کی تقلید کو چھوڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بات مانیں گے اور جو نہ مانیں گے وہ کافر ہوجائیں گے اور قتل کر دیئے جائیں گے اس وقت تقلید نیست ونابود ہوجائے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے عظیم پیغمبر ہیں لیکن جب وہ دنیا میں نزول فرمائیں گے تو وہ اپنی پیغمبری نہیں چلائیں گے بلکہ اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت واطاعت کی طرف ہی لوگوں کو بلائیں گے اس وقت۔تقلید کی بدعت کسی تاریک گوشہ میں چھپ کر رو رہی ہوگی اور اپنے اوپر نوحہ وماتم کر رہی ہوگی کہ بالآخر اس کی روح قبض کرلی جائے گی۔اس وقت ان شاء اللہ اہل حق اسی آیت کو دہرائیں گے جو اللہ کے رسول ﷺ نے خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرتے ہوئے پڑھی تھی وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (بنی اسرائیل ۸۱) اور آپ اعلان کردیجئے کہ حق آچکا اور ناحق نابود ہوگیا یقیناً باطل تھا بھی نابود ہونے والا۔

آج تقلید نے بتوں ہی کی جگہ لے لی ہے۔ بت پرستی کو تو اللہ کے رسول ﷺ نے خانۂ کعبہ سے ختم کیا تھا اور تقلید کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آکر ساری دنیا سے ختم کردیں گے۔ان شاءاللہ تعالیٰ۔

آج اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت عیسیٰ جب آئیں گے تو وہ امام ابوحنیفہؒ کے پیرو ہوں گے یا امام مالکؒ کے پیرو ہوں گے یا امام شافعیؒ یا امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہوں گے۔تو ایسا شخص احمقوں کی جنت میں رہتا ہے اور جاہل مطلق ہے۔ایک نبی صرف نبی ہی کی بات لوگوں کے سامنے پیش کرے گا اور اسی دین کو پیش کرے گا جس کو آخری نبی دین کامل کی شکل میں چھوڑ کر گئے ہیں۔بعد میں دین میں جو تبدیلیاں کی گئیں اور اپنی طرف

سے جو بدعات وخرافات اہل تقلید وبدعت نے دین میں داخل کردیں ان سب کو صاف کردیا جائے گا اور خالص اسلام دنیا کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ تقلید کا یہ منحوس مشرکانہ اور جاہلانہ لفظ اور عمل نہ قرآن میں کہیں آیا نہ حدیث میں۔ بلکہ اسلام نے اس منحوس ومشرکانہ اور جاہلانہ عمل سے مسلمانوں کو روکا ہے۔ اور تقلید کا لفظ صرف جانوروں کے لئے استعمال کیا ہے۔ انسانوں کے لئے نہیں۔ تقلید وقلادہ کتے کے گلے میں ڈالے ہوئے اس پٹے کو کہا جاتا ہے جس کو مالک پہچان کے لئے ڈالتا ہے اور جوتوں کے اس ہار کو بھی کہا جاتا ہے جو قربانی کے اونٹوں کے گلے میں پہچان کے لئے ڈالا جاتا ہے۔ اب بہت سارے انسانی جانوروں نے بھی اس پٹے کو اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ جو صرف بے زبان جانوروں کے لئے تھا۔ کتے کا مالک کتے کو رسّی پکڑ کر کھینچتا چلا جاتا ہے اور کتا اس کے پیچھے کھنچا چلا جاتا ہے۔ لیکن یہ چیز انسانی فطرت کے سراسر خلاف ہے۔ انسان کو اللہ نے عقل وشعور بخشا ہے۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت دی ہے۔ وہ جانور نہیں ہے کہ جیسے چاہے اس کو کھینچا جائے اور وہ جانوروں کی طرح اس کے پیچھے کھنچا چلا جائے۔

انسانوں کے پاس اللہ نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا کہ وہ ان کو اللہ کے دین پر چلنے کا راستہ بتائیں اور زندگی کے ہر گوشہ پر ان کی رہنمائی کریں۔ ہماری امت محمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ آپ تشریف لائے آپ پر اللہ نے اپنا پورا دین نازل فرمایا اور آپ کی زندگی ہی میں اس دین کو کامل ومکمل فرمادیا۔ اس دین میں کوئی نقص اور کوئی کمی باقی نہیں رہی کہ بعد کے لوگ اس کو مکمل یا پورا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اسلامی شریعت پر آخری مہر لگادی۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورہ مائدہ آیت نمبر ۳)

(ترجمہ) آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کردیا۔ اور اپنی تمام نعمتوں سے تم کو مالا مال کردیا اور اسلام کو تمہارے لئے بطور دستور حیات کے پسند فرمایا۔

اب اس دین میں نہ قیامت تک کوئی اضافہ کیا جاسکتا ہے اور نہ کمی کی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس دین میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ کرے گا یا کمی کرے گا تو وہ بدعت ہوگی

جو مردود اور نا قابل قبول ہوگی ۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے۔ **من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهورد** (بخاری شریف) یعنی جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالے گا جو اس دین میں پہلے سے موجود نہیں ہے تو وہ مردود ہے (یعنی نا قابل قبول ہے۔ باطل ہے)

بات چار اماموں کی

آج کل جو چار اماموں کی بات عوام میں مشہور کر رکھی ہے ۔ اس کے بارے میں ہمارے ذہن میں بہت سارے سوالات پیدا ہوتے ہیں ۔

۱۔ کیا صرف چار امام ہی برحق ہیں اور سب باطل و ناحق ہیں؟

۲۔ یہ چار امام کس نے مقرر کئے ۔ نبیوں کو تو اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول بنایا۔ لیکن ان چار اماموں کو کس نے امام بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مقرر کیا یا اللہ کے رسول نے ان کو مقرر کیا۔ کس نے ان کو امام مقرر کیا؟ یا علماء نے خود اپنی طرف سے گھڑ لیا۔

۳۔ کیا یہ چاروں امام معصوم عن الخطا ہیں ۔ کیا ان سے کوئی غلطی نہیں ہوئی ۔ کیا ان کی ساری باتیں صحیح ہیں ۔ اگر ان کی ساری باتیں صحیح ہیں تو ان میں آپس میں اختلافات کیوں ہیں ۔ اور یہ ایک دوسرے کی مخالفت کیوں کرتے ہیں ۔ ان کے شاگردوں نے بھی ان کی بہت سی باتوں کو رد کر دیا ہے ۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ غلطی پر امام تھے یا ان کے شاگرد تھے؟

۴۔ ان چار اماموں میں سے ایک امام کہتا ہے کہ سورہ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی ۔ نہ امام کی نہ مقتدی کی نہ نماز جنازہ نہ کوئی دوسری نماز ۔ دوسرا امام کہتا ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے ۔ مقتدی کی بھی ہو جاتی ہے اور نماز جنازہ بھی ہو جاتی ہے اور جو آدمی سورہ فاتحہ پڑھے گا اس کے منہ میں آگ ڈالی جائے گی ۔

ایک امام کہتا ہے کہ بغیر رفع یدین کے نماز نہیں ہوتی دوسرا امام کہتا ہے کہ رفع یدین منسوخ ہوگئی اب رفع یدین نہیں کی جائے گی اس کے بغیر نماز ہو جائے گی ۔ اب ان میں سے کس کی بات مانی جائے ۔ اور کس کی نہ مانی جائے ۔ کیا دونوں کی بات حق ہے ۔ حق تو ایک ہی ہوتا ہے ۔ دونوں باتیں تو حق نہیں ہوسکتیں ۔

۵- کیا چاروں اماموں کی تقلید فرض اور ضروری ہے؟ یہ تقلید کا حکم آخر کس نے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے یا اللہ کے رسول ﷺ نے دیا ہے۔ کون سی آیت میں دیا ہے کون سی حدیث میں دیا ہے؟ یا خود چاروں اماموں نے دیا ہے۔ یا علماء سوء نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے؟

۶- شریعت کیا چیز ہے؟ کیا شریعت بنانے کا چاروں اماموں کو اختیار تھا؟

۷- کیا دین اسلام نامکمل تھا جو ان چاروں اماموں نے مکمل کیا ہے؟

۸- کیا جو شخص چار اماموں کی تقلید نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں؟ کیا وہ اسلام سے خارج ہے؟

۹- امام کیوں مقرر کئے جاتے ہیں؟ مقصد کیا ہے؟

۱۰- امام کے اندر کیا صفات و اوصاف ہونے چاہئیں؟

یہ چند سوالات ہیں جن پر ہمیں غور کرنا ہے اور ان سوالات پر ہمیں اپنی عقل و قیاس سے نہیں غور کرنا ہے۔ بلکہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں غور کرنا ہے۔ ہم اپنی عقلوں اور رائے و قیاس سے اگر شریعت کے مسائل پر غور کریں گے تو شیطان ہماری عقلوں پر سوار ہو کر ہم کو گمراہ کر دے گا اس نے بڑے بڑے بزرگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ شیطان بہت سے بزرگوں کے پاس بڑی بزرگانہ صورت میں آتا ہے خواب میں بھی آتا ہے اور بیداری میں بھی اور کہتا ہے کہ میں حضرت خضر ہوں اور تم کو یہ بات بتانے آیا ہوں اور پھر ان کو وہ کوئی بات بتاتا ہے جس کو وہ علماء اور بزرگ وحی الٰہی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ شیطان ہوتا ہے اور خضرؑ کے نام سے وہ ان کو گمراہ کرتا ہے۔ ہمارے بہت سے علماء و بزرگ انہی خوابوں کو اور بصورت خضر (شیطان) کی باتوں کو ہی دین سمجھتے ہیں۔ واضح رہے کہ حضرت خضر اس وقت زندہ نہیں ہیں۔ ان کے نام سے جو لوگ اپنی دوکانیں چمکا رہے ہیں یہ محض فریب ہے۔

یہ شیطان اپنے فن میں بڑا ماہر ہے۔ بڑے بڑے بزرگوں کو ذرا دیر میں گمراہ کر دیتا ہے۔ صرف وہی لوگ اس کی گمراہی اور تلبیس سے بچ پاتے ہیں جن کو قرآن کا گہرا علم اور حدیثوں پر پورا عبور ہوتا ہے امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب

بلاغ المبین میں شیخ عبدالقادر جیلانی" کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک دن شیخ عبدالقادر جیلانی" ایک بیابان سے گزر رہے تھے قریب عصر کا وقت تھا کہ اچانک ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اور بادل چھا گئے حتیٰ کہ گھپ اندھیرا ہو گیا۔ پھر اوپر فضا میں سے ایک روشنی نمودار ہوئی اور اس میں سے آواز آئی اے شیخ عبدالقادر جیلانی میں نے تمہارے لئے تمام حرام چیزیں حلال کر دیں۔ شیخ نے آسمان اور اس روشنی کی طرف نظر اٹھائی اور سوچا کہ اللہ تعالیٰ تو کسی کے لئے بھی حرام چیزوں کو حلال نہیں کیا کرتا یہ یقیناً شیطان ہے جو مجھے گمراہ کرنا چاہتا ہے اور مجھے برائیوں میں اور حرام چیزوں میں ملوث کر کے میری عاقبت خراب کرنا چاہتا ہے۔ یہ سمجھ کر انہوں نے فوراً اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا۔ تو وہ سارا اندھیرا اور سارا نور کافور ہو گیا۔ پھر آواز آئی۔ اے شیخ عبدالقادر جیلانی" تو اپنے علم کی وجہ سے بچ گیا ورنہ اس مقام پر میں ستر ولیوں کو گمراہ کر چکا ہوں۔ تو شیطان اپنی فنی مہارت اور ہوشیاری کی وجہ سے بڑے بڑے بزرگوں کو آناً فاناً گمراہ کر دیتا ہے۔ تمام دین اسلام اور تمام حلال وحرام قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ اس سے ہٹ کر کوئی دوسرا طریقہ گھڑتا ہے یا کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال وحرام کرتا ہے۔ تو یقیناً وہ شیطانی راہ ہے۔ اسلامی راہ نہیں۔ یقیناً سچے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔ لیکن وہ صرف اہل تقویٰ کو نظر آتے ہیں۔ بعض لوگ مصنوعی اہل اللہ واہل تقویٰ بنے رہتے ہیں اور عوام انکے ظاہری لباس اور شکل وصورت سے دھوکہ کھا جاتے ہیں حالانکہ وہ اہل ہویٰ وہوس ہوتے ہیں اور ان کے خواب بھی جھوٹے اور شیطانی فریب ہوتے ہیں۔ جو لوگ طریقہ محمدیہ سے ہٹے ہوئے ہیں وہ اہل اللہ نہیں ہو سکتے۔ وہ ولی الشیطان ہو سکتے ہیں۔ کسی بھی اہل اللہ اہل تقویٰ اور ولی اللہ کے پہچان کی کسوٹی صرف یہ ہے کہ وہ کتاب وسنت پر صحیح عامل ہو تقلید شرک بدعت ریا اور تمام خرافات سے محفوظ ہو۔

اصلی امام اور برحق امام کون ہے؟

امام کیسا ہونا چاہئے اور امام کے اندر کیا خوبیاں اور کمالات ہونے چاہئیں۔ امام کو کون مقرر کرتا ہے اور کس مقصد کے لئے مقرر کرتا ہے۔ اس پر ہم ذرا تفصیل سے بحث کریں گے اور پھر ہم اہل علم اور اہل اسلام سے درخواست کریں گے کہ وہ دیکھیں کہ یہ خوبیاں تمہارے خودساختہ اماموں کے اندر موجود ہیں اور کیا ان لوگوں کو واقعتاً امام کہا جاسکتا ہے۔ یوں تو ایک امام وہ بھی کہلاتا ہے جو پنج وقتہ نماز پڑھاتا ہے۔ کسی علم کے ماہر کو بھی امام کہا جاتا ہے۔ لیکن وہ امام جس کی ہم کو اقتدا کرنی ہے۔ جس کی ہر بات ماننی فرض ہے جس کی نافرمانی حرام ہے وہ کون سا امام ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے منصب امامت پر سرفراز فرمایا ہو۔ جس کا ہر حکم واجب الاتباع ہو، جس کا ہر فقرہ ضابطۂ حیات ہو جس کا ہر فعل مشعل ہدایت ہو، جس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہو، جس کی امامت عارضی نہ ہو بلکہ قیامت تک کے لئے دائمی ہو، جو معصوم ہو، جس سے دینی بات میں غلطی کا صدور ناممکن ہو، جس کی ہر دینی بات وحی ہو۔

اس ساری کائنات کا حاکم صرف ایک ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اس کے بندوں پر صرف اسی کا حکم چلتا ہے، دوسروں کا نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہر بندے کے پاس براہ راست نہیں پہنچتا بلکہ وہ اپنے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو منتخب کر لیتا ہے اور اس بندے کو اپنے تمام احکام سے مطلع فرماتا ہے۔ وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام سے دوسروں کو مطلع کر دیتا ہے۔ ایسے بندے کو نبی یا رسول کہتے ہیں۔ رسول، اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان واسطہ ہوتا ہے۔ اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے اس کی اطاعت عین اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (نساء:۸۰)	جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت کی۔

رسول ﷺ خود اپنی اطاعت نہیں کراتا بلکہ اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا	کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ

لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (نساء: ۶۴) کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

چونکہ اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے، لہذا بغیر اس کے حکم یا اجازت کے کسی دوسرے کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔ اگر کوئی شخص بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم یا اجازت کے دوسرے کی اطاعت کرتا ہے تو گویا اس نے اس دوسرے شخص کو اطاعت میں اللہ تعالیٰ کا شریک بنالیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ اپنے کسی بندے کی اطاعت کو انسانوں پر فرض قرار دیدے۔ اگر بندے خود کسی کو اطاعت کے لئے منتخب کرلیں تو گویا وہ خود الٰہ بن بیٹھے، اللہ تعالیٰ کے حقِ رسالت پر خود قابض ہو گئے اور یہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (انعام: ۱۲۴) اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کس کو عطا فرمائے۔

لہٰذا وہ جس کسی کو رسالت عطا فرماتا ہے اسے بنی نوع انسان کا امام و مطاع بنا دیتا ہے۔ امام بنانا لوگوں کا کام نہیں۔ جو لوگ رسول کے علاوہ دوسروں کو اپنا مطاع اور امام بنالیں۔ پھر انہی کی اطاعت کریں، انہی کے فتوؤں کو سند آخر سمجھیں وہ شرک فی الرسالت کے مرتکب ہوں گے۔

صرف رسول ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام انسانوں کے لئے امام بنا کر بھیجا جاتا ہے۔ رسول ﷺ کو رسالت یا امامت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنِّىْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (بقرہ: ۱۲۴) (اے ابراہیم) میں تمہیں لوگوں کے لئے امام بنا رہا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام جانتے تھے کہ امام بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ لہٰذا وہ دعا فرماتے ہیں:

وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ (بقرہ: ۱۲۴) (اے اللہ) میری اولاد میں سے بھی (امام بنانا)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ (بقرہ: ۱۲۴) (ہاں بناؤں گا لیکن) یہ وعدہ گنہگاروں کے لئے نہیں ہوگا۔

آیت بالا سے ثابت ہوا کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ انسانوں کا۔ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ امام گنہگار نہیں ہوتا بلکہ معصوم ہوتا ہے۔ لہٰذا جو معصوم ہوگا وہی امام ہوگا، جو معصوم نہیں وہ امام بھی نہیں۔ اور معصوم سوائے نبی کے اور کوئی نہیں ہوتا لہٰذا سوائے نبی کے اور کوئی امام نہیں ہوسکتا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور چند اور رسولوں کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ (انبیاء:۷۳)	ہم نے ان رسولوں کو امام بنایا تھا، وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے کی وحی کی تھی۔

اس آیت کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبیوں کا ذکر فرمایا ہے اور ان کے امام بنائے جانے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ امام صرف رسول ﷺ ہی ہوتے ہیں۔ رسول ﷺ کے علاوہ اگر کسی دوسرے کو امام بنالیا جائے تو یہ شرک فی الامامت ہے۔ رسول ﷺ ہی کی وہ ہستی ہے جس کو اپنے تمام اختلافات میں حکم ماننا اور اس کے فیصلہ کو بلا چون و چرا تسلیم کرنا حقیقی ایمان ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (نساء:۶۵)	(اے رسولؐ) آپؐ کے رب کی قسم لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک اپنے تمام اختلافات میں آپ کو حکم نہ مان لیں اور جو فیصلہ آپؐ کریں اس سے کسی قسم کی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ اس کو برضاء و رغبت تسلیم کرلیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام اختلافات میں رسول ﷺ آخری سند ہیں۔ جو لوگ اپنے معاملات میں کسی غیر نبی کو سند مانتے ہیں۔ اس کے قول و فعل کو بلا چون و چرا اور بے دلیل تسلیم کرتے ہیں وہ گویا اس کو نبی کا درجہ دے دیتے ہیں۔ آیت بالا کی رو سے ایسے لوگ مومن نہیں ہوسکتے۔

رسول ہی وہ ہستی ہے جس کی پیروی کرنے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (آل عمران:۳۱)

(اے رسولؐ) کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو (میری پیروی کرو گے تو) اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا۔ اللہ معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

رسول ہی وہ ہستی ہے جس کی اطاعت اور پیروی سے ہدایت ملتی ہے۔ ارشاد باری ہے۔

وَاِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا (نور:۵۴)

اگر تم رسولؐ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت یاب ہو جاؤ گے۔

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ (اعراف:۱۵۸)

رسولؐ کی پیروی کرو تا کہ تمہیں ہدایت مل جائے۔

کیا اللہ کی طرف سے ایسی سندیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کے حق میں بھی وارد ہوئی ہیں۔ اگر نہیں تو بے سند شخص کیسے امام ہوسکتا ہے، کیسے اس کی اطاعت اور پیروی سے ہدایت مل سکتی ہے۔

رسول ہی وہ ہستی ہے جو اپنے منصب کے لحاظ سے اس بات کا حقدار ہے کہ وہ منزل من اللہ شریعت کی تشریح وتوضیح کر سکے، کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ تشریح وتوضیح کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ (نحل:۴۴)

(اے رسولؐ) ہم نے یہ شریعت آپؐ پر (اس لئے) نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کے لئے نازل شدہ باتوں کی تشریح کردیں اور لوگ (اپنی نجات کے متعلق) سوچ سکیں۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کے قول وفعل کی مخالفت کرنا فتنۂ عظیم اور عذاب الیم کو دعوت دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (نور: ۶۳)

ان لوگوں کو جو رسولؐ کے قول و فعل کے خلاف چلتے ہیں ڈرتے رہنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ کہیں وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائیں یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو جائے۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کا طریقہ تمام مسلمانوں کے لئے ضابطۂ حیات ہے۔ یہی وہ نمونہ ہے جس کے مطابق بن کر لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی امید رکھ سکتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (احزاب:۲۱)

بے شک تمہارے لئے رسول اللہؐ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

یہ نمونہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا، اللہ کے نمونہ کے علاوہ دوسرے نمونے بنانا خود کو اللہ تعالیٰ کے منصب پر فائز کرنا ہے اور یہ شرک ہے۔

رسولؐ ہی کی وہ ہستی ہے جس کی ہر بات وحی الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (نجم:۳و۴)

رسولؐ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا، وہ جو کچھ کہتا ہے وحی ہوتی ہے۔

کیا یہ سند کسی کو حاصل ہے، اگر نہیں تو پھر کسی دوسرے کی بات کیسے سند ہو سکتی ہے۔

رسول ﷺ ہی کی وہ ذات گرامی ہے جس کی ہر بات حق ہے، جو معصوم ہے، جو کبھی غلطی پر قائم نہیں رہتا۔ ارشاد باری ہے:

اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ (نمل: ۷۹) (اے رسولؐ) بیشک آپؐ درخشاں حق پر قائم ہیں۔

کیا اللہ کی طرف سے یہ سند کسی اور کو ملی ہے، اگر نہیں ملی تو وہ امام کیسے ہو سکتا ہے۔ امام وہی ہو سکتا ہے جس کی ہر بات حق ہو۔

رسول ﷺ ہی وہ سراج منیر اور روشن چراغ ہے جس کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کا مطالعہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ روشن چراغ نہ ہو تو پھر تاریکی میں نہ شریعت الٰہی کا مطالعہ ہو سکتا ہے نہ صراط مستقیم مل سکتی ہے۔ ظلمت میں سوائے ضلالت کے اور کیا مل سکتا

ہے۔

انسانوں میں رسول ﷺ ہی کی وہ ہستی ہے جس کا فیصلہ مل جانے کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس معاملہ میں خود کوئی رائے دے یا کسی دوسرے کی رائے لے۔ مومن کو رسول ﷺ کے فیصلہ ہی پر عمل کرنا ہوگا اور بس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَامُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (احزاب:۳۶)

مومن مرد اور عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ جب اللہ اور رسولؐ کسی معاملہ میں فیصلہ صادر فرمادیں تو پھر بھی انہیں اس معاملہ میں کسی قسم کا اختیار باقی رہے (کہ اس فیصلہ کے مطابق کریں یا نہ کریں) اور جو شخص بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔

کیا یہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور انسان کو دیا گیا ہے، اگر نہیں دیا گیا تو پھر وہ امام کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ واجب الاتباع کیسے ہوسکتا ہے؟

کسی مومن کو اختیار نہیں کہ رسول ﷺ کا فیصلہ سننے کے بعد کوئی اور بات کہے سوائے اس کے کہ ''میں نے سنا اور میں اطاعت کروں گا''۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (نور:۵۱)

جب مومنین کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف بلایا جائے تا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان کا قول سوائے اس کے اور کچھ نہ ہونا چاہئے کہ ''ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کی'' ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

کیا یہ منصب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور کو عطاء ہوا ہے۔ یقیناً نہیں۔ اور جب یہ منصب کسی کو عطاء نہیں ہوا تو پھر وہ واجب الاتباع کیسے ہوسکتا ہے، وہ امام کیسے ہوسکتا ہے۔

رسول ﷺ ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ سیدھے راستہ پر ہے۔ ارشاد باری ہے:

اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (زخرف:۴۳) (اے رسولؐ) بے شک آپؐ سیدھے راستہ پر ہیں۔

رسول ﷺ ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ سیدھے راستہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنَّکَ لَتَدْعُوْھُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (مومنون:۷۳) (اے رسولؐ) بے شک آپ سیدھے راستہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

رسول ﷺ ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ اس کی پیروی سے سیدھا راستہ مل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاتَّبِعُوْنِ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ (مومنون:۷۳) (زخرف - ۶۱) (اے رسولؐ کہہ دیجئے) میری پیروی کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

یہ آیات اس بات کی کھلی سند ہیں کہ رسولؐ صراط مستقیم پر ہے۔ رسولؐ صراط مستقیم کی طرف دعوت دیتا ہے۔ رسولؐ کی پیروی صراطِ مستقیم ہے۔ بتایئے یہ سندیں اور ضمانتیں کسی اور کے پاس ہیں؟ نہیں ہیں اور یقیناً نہیں ہیں تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتے ہیں، ان کی بات آخری سند کیسے ہو سکتی ہے، ان کے فتوے اور قیاسات دین میں کس طرح شامل ہو سکتے ہیں۔

رسول ﷺ ہی کی وہ ہستی ہے جس کی ہر دعوت اور ہر پکار حیات جاوداں بخشتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ (انفال:۲۴) اے ایمان والو، جب اللہ اور رسولؐ تمہیں ایسی بات کی طرف بلائیں جو تمہارے لئے حیات بخش ہو تو فوراً ان کی بات قبول کرلیا کرو۔

رسول ﷺ ہی کی وہ ہستی ہے جس کی پیروی نہ کرنا میدان محشر میں باعث حسرت وندامت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا (فرقان:۲۷) روز محشر گنہگار اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا اے کاش میں نے رسول ﷺ کی پیروی کی ہوتی۔

رسول ﷺ ہی کی وہ ہستی ہے جس کی پیروی سے رحمت ملتی ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُونَ ٥ اَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ (اعراف:۱۵۶۔۱۵۷)

میری رحمت ہر چیز کو شامل ہے۔ یہ رحمت میں ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، یعنی وہ لوگ جو رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں۔

رسول ﷺ ہی کی وہ ہستی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا، جو تقیہ نہیں کرتا جو بے خوف وخطر حق کو بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ (احزاب:۳۹)

جو لوگ اللہ کی رسالت کو پہنچاتے ہیں اور اللہ ہی سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے۔

بھلا جو لوگ غیر اللہ سے ڈرتے ہوں، تقیہ کرتے ہوں، تقیہ کر کے حق کو چھپاتے ہوں وہ کیسے معصوم ہو سکتے ہیں، ان کی ہر بات کیسے حق ہو سکتی ہے، وہ کیسے امام ہو سکتے ہیں۔ امام تو درحقیقت وہی ہو سکتا ہے جو بے خوف وخطر اللہ کے احکام کی تبلیغ کرے اور کسی ملامت کرنے والے، طعنہ دینے والے کی پرواہ نہ کرے بلکہ اپنے مخالفین کو چیلنج دے کہ تم سب مل کر جو کچھ میرے خلاف کرنا چاہتے ہو کر گزرو اور مجھے ذرا سی بھی مہلت نہ دو۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں:

اَجْمِعُوٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ (یونس:۷۱)

تم اپنے تمام شرکاء کو جمع کرو پھر (میرے خلاف) جو کچھ کرنا چاہو سب مل کر اس کا فیصلہ کرو، تمہاری تدبیر کا کوئی گوشہ تم سے مخفی نہ رہ جائے پھر میرے خلاف (جو چاہو) کر گزرو اور مجھے (ذرا سی بھی) مہلت نہ دو۔

حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں:

كِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَاتُنْظِرُوْنِ (ہود:۵۵) تم سب مل کر میرے خلاف جو تدبیر کرنی چاہو کرلو پھر مجھے (ذراسی بھی) مہلت نہ دو۔

اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:

قُلِ ادْعُوْا شُرَكَاءَ كُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ (اعراف:۱۹۵) (اے رسولؐ) آپؐ کہہ دیجئے کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ اور (سب مل کر) میرے خلاف جو تدبیر کرنی چاہو کرو، پھر مجھے (ذراسی بھی) مہلت نہ دو۔

اس حکم الٰہی کی تعمیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے بھی اپنی قوم کو چیلنج دے دیا اور کسی قسم کا خوف محسوس نہیں کیا۔

الغرض رسولوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ وہ بے خوف وخطر ہر مسئلہ کو بیان کرتے ہیں خواہ مخالفین اس مسئلہ کو سن کر کتنے ہی غیظ وغضب میں آئیں۔ اگر رسول ایسا نہ کریں تو حق رسالت ادا نہیں ہوگا جیسا کہ ارشادِ باری ہے وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (مائدہ:۶۷)

جن علماء کو لوگوں نے خود امام بنالیا ہے اور ان کی اطاعت کو واجب قرار دے لیا ہے ان کے ایمان کے ثبوت میں بھی ان کے پاس کوئی یقینی ذریعہ نہیں۔ ہم صرف ان کے ظاہری عقائد واعمال کی بنا پر حسن ظن رکھتے ہیں کہ وہ مومن ہیں لیکن ان کے مومن ہونے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ ان کی تمام باتیں سو فیصدی صحیح ہوں گی۔ ان کی زبان سے سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلے گا۔ ان سے اجتہادی غلطی نہیں ہوگی۔ وہ تقیہ نہیں کریں گے۔ خوف ومصلحت کی خاطر حق کو نہیں چھپائیں گے۔ نہ ہمارے پاس ان کے متعلق وحی الٰہی کی ایسی کوئی سند ہے نہ خود اماموں کے پاس وحی الٰہی کی ایسی کوئی سند ہے نہ ان کے پاس وحی آتی ہے کہ ان کو غلطی سے بچائے تو پھر بتایئے کہ ایسی صورت میں وہ امام کیسے ہوسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَاتُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ (محمد:۳۳) اے ایمان والو، اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع مت کرو۔

آیت بالا سے معلوم ہوا کہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار اطاعت رسولؐ پر ہے۔ تمام اعمال حسنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نہ کئے جائیں باطل ہیں۔ کیا یہ حیثیت بھی کسی اور کو حاصل ہے۔ اگر نہیں تو وہ امام کیسے ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (آل عمران:۱۶۴)

یقیناً اللہ نے مومنین پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسولؐ مبعوث کیا جو انکو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

کیا ایسی سند اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور کو حاصل ہے۔ کیا کسی دوسرے کی اتباع سے تزکیہ نفس ہونا یقینی ہے۔ کیا کسی اور شخص کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ اس نے کتاب وحکمت کا جو مفہوم بتایا ہے وہ یقیناً صحیح ہے۔ اگر نہیں تو وہ امام کیسے ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (نساء:۵۹)

اگر تم لوگوں میں کسی معاملہ میں اختلاف ہوجائے تو اس معاملہ میں اللہ اور رسولؐ کی طرف رجوع کرو۔

کیا آپس کے اختلافات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ بھی کوئی اور آخری سند مقرر کیا گیا ہے، اگر نہیں تو پھر وہ امام کیسے ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰىكَ اللّٰهُ (نساء:۱۰۵)

(اے رسولؐ) ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے تاکہ آپؐ لوگوں کے درمیان (اس طرح) فیصلہ کریں جس طرح اللہ آپ کو بتائے۔

کیا کسی اور کے فیصلے بھی اللہ کی رہنمائی میں صادر ہوتے ہیں۔ اگر نہیں تو ان کی بات کیسے سند ہوسکتی ہے۔

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ صرف ایک ہی ہستی ایسی ہے جس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، جس کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ جس کا طریقہ واجب الاتباع ہے۔ جس کی ہر بات وحی ہے، جو خود ہدایت پر ہے اور ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے، جس کی اطاعت واتباع سے ہدایت ملتی ہے۔ جس کی پیروی سے ولایت ملتی ہے۔ جس کے پاس ان تمام باتوں کے لئے وحی الٰہی کی سند ہے اور وہ ہستی ہے امام کائنات امام الاولین والآخرین امام الانبیاء امام الدنیا والآخرہ سید الکونین رحمت للعالمین تاجدار مدینہ سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ سے بڑا امام نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوسکتا ہے۔ آپ کے سوا کسی دوسرے شخص کو امام اکبر وامام اعظم کہنا سراسر غلط اور جھوٹ ہے اور آپ کی توہین ہے۔ اور گمراہی ہے۔

آپ کو چھوڑ کر دوسروں کو امام بنانا اور ان کی اطاعت کرنا ان کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لینا، اور اپنے آپ کو ان کے نام سے منسوب کر لینا یہ شرک فی الرسالت اور شرک فی الامامت ہے۔

کسی بھی قسم کا شرک خواہ وہ شرک باللہ ہو یا شرک بالرسالت وشرک بالامامت بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا۔ جو شخص آخرت کی نجات چاہتا ہے اور اپنے ایمان کی سلامتی چاہتا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ ہر قسم کے شرک سے توبہ کرے۔ مشرک توبہ کے بغیر مر گیا تو جنت میں اس کا داخلہ ناممکن ہے۔ اللہ کا فرمان ہے ''مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ'' جس نے شرک کیا اللہ نے اس کے لئے جنت کو حرام کر دیا ہے۔ شرک فی الرسالت اور شرک بالامامت بھی دراصل شرک باللہ ہی ہے کیونکہ رسالت وامامت اسی نے قائم کی ہے اور رسالت وامامت کی اقتدا واتباع واطاعت اسی کے حکم سے کی جاتی ہے۔

شرک فی الرسالت والامامت کا دنیاوی عذاب یہ ہے کہ اس سے فرقہ بندی پیدا ہوتی ہے اور شیطان علماء وعوام سے شرک فی الرسالت والامامت کرا کر ملت کے اندر افتراق انتشار اور پھوٹ پیدا کر دیتا ہے اور لوگ رسول کی اتباع سے ہٹ کر اپنے اپنے امام کی بڑائی بزرگی وعظمت کے ترانے گانے لگتے ہیں اور علماء اپنے اپنے امام کی حمد وثنا نعت ومنقبت وقصائد کی تسبیح پڑھنے لگتے ہیں۔ اس طرح یہ لوگ قَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا میں جا پڑتے

ہیں اور قعرِ مذلت میں گر جاتے ہیں۔

علماء وفقہاء ومحدثین کا کام یہ ہے کہ وہ اس دین کا علم وسمجھ حاصل کریں جس دین کو اللہ نے اپنے نبی پر نازل فرمایا اور نبی نے امت کو پورا دین سمجھا دیا اور پہنچا دیا اور کامل ومکمل دین دے کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور اللہ نے اس دین کی حفاظت کا قیامت تک وعدہ فرمایا اور وہ دین قرآن حکیم میں اور کتب احادیث صحیحہ میں آج بھی موجود ومحفوظ ہے۔ اس دین کو یہ علماء سمجھیں اور عوام کو سمجھائیں۔ علماء کا یہ منصب واختیار قطعاً نہیں ہے کہ وہ خود کوئی دین اپنی طرف سے گھڑیں یا اپنی طرف سے کوئی امام گھڑ کر اس کی امامت قبول کرنے کے لئے لوگوں کو دعوت دیں۔ امام کا مقرر کرنا اور امام کی اطاعت کے لئے حکم دینا یہ بس اللہ تعالیٰ کا کام تھا جو انجام پا چکا اب قیامت تک کوئی نیا امام نہ آسکتا ہے۔ نہ مقرر کیا جا سکتا ہے۔ نہ واجب الاتباع ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا کوئی کرتا ہے تو وہ جھوٹ ہے شیطان کا فریب ہے۔ ناقابل تسلیم ہے۔ شرک فی الرسالت وشرک فی الامامت ہے۔ سراسر گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے۔

ہم ان تمام علماء فقہاء ومحدثین کا بے حد احترام کرتے ہیں جنہوں نے دین کا علم حاصل کیا۔ اللہ کے رسول کی زندگی کے سارے حالات سارے ارشادات وفرامین اور سنت مطہرہ کے قیمتی ذخیرے کو نہایت تحقیق وتنقیح اور تفہیم کے ساتھ اپنی کتابوں میں جمع کیا کہ دنیا آج تک اس شریعت مطہرہ کے قیمتی ذخیرے سے فیضیاب ہو رہی ہے۔ اور اس سے روشنی حاصل کر رہی ہے۔ ایسے لوگ لائق صد احترام ہیں اور قابل شکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں ان کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان لوگوں نے خود علم دین حاصل کیا اور لوگوں تک اس دین کو پہنچایا۔ ان لوگوں نے نہ تو خود امامت کا دعویٰ کیا اور نہ ہی کسی امام کی تقلید کی دعوت انہوں نے دی۔ بلکہ خالص اسلام دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے۔ اللہ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوں ان پر۔

جہاں اسلام میں بے شمار خرافات اور بدعتیں پیدا ہوئیں ان ہی میں سے یہ تقلید ائمہ کی بدعت بھی تھی جو چار سو سال بعد گمراہ علماء سو کے ذریعہ سے پھیلی۔ دین تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی مکمل ہو چکا تھا۔ بعد کی یہ نومولود بدعت مردود ونا قابل قبول ہے

باطل ہے۔اور اسلام میں علماء رسوء کی طرف سے اضافہ ہے۔اس کی کوئی سند بھی ان کے پاس نہیں ہے۔

اسی تقلید کی بدعت کی وجہ سے فرقہ بندیاں پیدا ہوئیں اور ایک اسلام چار ٹکڑوں میں بٹ گیا۔اللہ کے رسول ﷺ نے اس کی پیشین گوئی پہلے ہی کردی تھی اور آپ نے بتادیا تھا کہ آگے چل کر میری امت میری شاہراہ سنت کو چھوڑ کر چار نئی راہیں نکال لے گی اور انہیں پر چلے گی اور وہ گمراہ ہوگی وہ جنت میں نہیں جائے گی۔

چنانچہ ابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت آئی ہے۔

عن جابر قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فخط خطا وخط خطين عن يمينه وخط خطين عن يساره ثم وضع يده في الخط الاوسط فقال هذا سبيل الله

(ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے ایک سیدھی لکیر کھینچی۔پھر دو لکیریں اس کے دائیں اور دو لکیریں اس کے بائیں کھینچیں پھر درمیانی لکیر پر ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے (باقی چاروں اللہ کی نہیں) نقشہ اس طرح ہے۔

اللہ کی راہ

شیطانوں کی راہیں

شیطانوں کی راہیں

اور مسند احمد،نسائی اور دارمی میں یہ حدیث آئی ہے۔

وعن عبدالله بن مسعود قال خط لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطا ثم قال هذا سبيل الله ثم خط خطوطا عن يمينه وعن شماله وقال هذا سبل علىٰ كل سبيل منها شيطان يدعوا اليه

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے ہمارے لئے ایک سیدھا خط کھینچا پھر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے۔پھر کچھ لکیریں اس کے دائیں بائیں کھینچیں اور فرمایا یہ (وہ) راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر شیطان بیٹھا ہوا ہے اور اپنے راستے کی طرف بلا رہا ہے۔ اور اللہ کے رسولؐ نے

وَقَرَأَ اَنَّ هٰذا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ الآیہ (احمد نسائی دارمی) قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الآیہ کہ یہ ہے میری سیدھی راہ پس اسی راہ پر چلو۔اور دوسرے راستوں پر نہ چلو اگر ان پر چلو گے تو تم کو صحیح راہ سے بھٹکا دیں گے۔(وَلَا تَتَّبِعُوْا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ)

یہ حدیثیں اور قرآن کی آیتیں بتلا رہی ہیں کہ اللہ کی راہ بس ایک ہی ہے اور سب شیطانی راہیں ہیں اور باطل ہیں۔حق نہیں ہیں۔جو لوگ قرآن کریم وطریقہ رسول کو چھوڑ کر دوسری راہوں پر چل رہے ہیں وہ سب شیطان کی پیروی کر رہے ہیں اور جو لوگ سب سے بڑے امام امام الانبیاء سے ناطہ توڑ کر دوسرے اماموں کی طرف اپنے کو منسوب کئے ہوئے ہیں وہ بدعت اور شرک کے مرتکب ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم کو ان تمام گمراہیوں سے محفوظ فرمائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

ہماری دعوت

آخر میں ہماری دعوت یہ ہے کہ اصل اسلام وہ ہے جو اللہ کے رسول ﷺ ہمیں دے کر گئے وہ اسلام وہ دین آج بھی قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں موجود ومحفوظ ہے۔ قرآن کریم کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔قرآن کی تفسیروں کا بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔صحاح ستہ کی حدیث کی ساری کتابوں کا ترجمہ ہو چکا ہے بخاری ومسلم کا ترجمہ ہو چکا ہے۔دین سمجھنے کے لئے اللہ نے آسان فرما دیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے سمجھنے کے لئے پس ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا (سورہ قمر) تو آج قرآن کو بھی سمجھنا آسان ہے اور حدیثوں کو بھی سمجھنا آسان ہے۔اگر کہیں کوئی مشکل پیش آجائے تو متعدد علماء سے دلائل وشواہد کے ساتھ معلوم کر لیا جائے اور اچھی طرح سے تحقیق کر لی جا سکتی ہے۔دور نبوی سے چار سو سال بعد تقلید شروع ہوئی۔ان چار سو سالوں میں مسلمان کسی بھی عالم کی تقلید نہیں کرتے تھے۔جو بھی مسئلہ درپیش ہوتا کسی بھی عالم سے پوچھ لیتے اور وہ عالم قرآن کریم کی آیت یا حدیث رسول کا

حوالہ دیتے ہوئے جواب دیدیتے۔ آج بھی اسی طرح دین کو سمجھا جاسکتا ہے اور دینی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اس لئے مسلمان فرقہ بندی سے آزاد ہوکر اصل اسلام کی طرف لوٹیں اسی اسلام کو سمجھیں اور اسی پر عمل کریں۔ مولویوں کے خودساختہ اسلام اور خود ساختہ اماموں کو چھوڑ کر اللہ کے بنائے ہوئے امام کی سنت اور طریقہ کو اپنائیں۔ سید مکی ومدنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ نے ہمارا امام وپیشوا اور رہنما بنایا ہے۔ ان سے بڑا کوئی امام نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ بس انہیں کی راہ پر چلو۔ انہیں کا طریقہ اختیار کرو۔ انہیں کی سنتوں سے محبت کرو۔ انہیں کا اسوہ اپناؤ۔ اللہ نے جس طرح قرآن کریم کی حفاظت فرمائی ہے کہ ایک ایک حرف ایک ایک لفظ ایک ایک نقطہ زبر زیر پوری طرح محفوظ ہے۔ اسی طرح رسولؐ کا عمل، رسولؐ کی سنتیں، رسولؐ کے فرامین وارشادات، رسولؐ کے فتاوے، رسولؐ کے خطبے، رسول کی تقریریں، رسولؐ سے سوال وجواب، رسولؐ کا ہنسنا رونا، رسولؐ کی نماز، رسولؐ کے روزے، رسولؐ کا حج، رسولؐ کی قربانی، رسولؐ کی جملہ عبادات، رسولؐ کی خلوت، رسولؐ کی جلوت، غرضیکہ زندگی کے سارے گوشے پوری طرح محفوظ ہیں۔ اب ہم سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ کہ ہم اتنے عظیم الشان کے دین کو چھوڑ کر اتنے عظیم رسول کی امامت کو چھوڑ کر چند خودساختہ غیر معصوم علماء کو اپنا امام بنالیں۔ بڑے کی امامت کو چھوڑ کر چھوٹوں کی امامت پر راضی ہوجائیں۔ قیامت کے دن ہم کو خون کے آنسو رونا پڑیں گے اور پچھتانا پڑے گا۔ لیکن اس دن کا پچھتاوا کام نہ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا ہے:

يَا وَيْلَتَا لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ۝

ظالم قیامت کے دن پچھتائے گا۔ اپنے ہاتھوں کو چبائے گا اور آہ وزاری کرکے کہے گا۔ اے کاش میں نے نبی کی پیروی کی ہوتی۔ کاش میں نے فلاں کی عقیدت مندی نہ کی ہوتی جس نے مجھے راہ حق سے گمراہ کردیا اور قرآن سے بے راہ کردیا۔ حالانکہ وہ مجھے پہنچ چکا تھا۔ شیطان انسان کو رسوا کرنے والا ہے۔

(فرقان، آیت: ۲۷ تا ۳۱)

اور رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار بے شک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔ اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بعض گنہ گاروں کو بنا دیا ہے۔ تیرا رب ہی ہدایت کرنے والا اور مدد کرنے والا کافی ہے۔

قیامت کے دن اللہ کے سچے رسول ﷺ اپنی امت کی شکایت جناب باری میں کریں گے کہ یہ لوگ قرآن کی طرف نہ جھکتے تھے نہ رغبت سے قبولیت کے ساتھ سنتے تھے۔ بلکہ اوروں کو بھی اس کے پڑھنے، سمجھنے اور سننے سے روکتے تھے۔ نہ اس پر غور وفکر کرتے تھے۔ نہ اسے سمجھنے کی کوشش کرتے تھے۔ نہ اس پر عمل تھا نہ اس کے احکام کو بجالاتے تھے۔ نہ اس کے منع کردہ کاموں سے رکتے تھے۔ بلکہ اس کے سوا اور کاموں میں مشغول ومنہمک رہتے تھے۔

پس آؤ مسلمانو! اس قرآن کو ترجمہ سے اور تفسیر سے پڑھو جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر ہماری ہدایت کے لئے نازل فرمایا ہے اور اس نبی کی زندگی کے تمام گوشوں کو اپنا لائحہ عمل بناؤ۔ جس نے دین کی ایک ایک باریکی ہم کو بتادی اور سمجھا دی اور عمل کر کے بتا دیا اور ان مسلمان برہمنوں کے فریب سے بچو جو یہ کہتے ہیں کہ عام مسلمانوں کو قرآن کو ترجمہ سے نہیں پڑھنا چاہئے اور حدیث رسول کو بھی ترجمہ سے نہیں پڑھنا چاہئے۔ یہ مسلمان برہمن مسلمانوں کو اصل اسلام کو سمجھنے سے روک رہے ہیں۔ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور يَاكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ۔ ان کا شیوہ ہے۔ ورنہ بتایا جائے کہ دیہات کے لوگ اور بغیر پڑھے لکھے لوگ آکر دین کو سمجھ لیتے تھے تو کیا آج لوگ دین کو نہیں سمجھ سکتے۔ صرف علماء ہی دین کو سمجھ سکتے ہیں۔ یہ سراسر برہمنیت ہے جس طرح برہمنوں نے وید پر اپنی اجارہ داری کر رکھی ہے اور وہ دوسری اقوام کو وید نہیں پڑھنے دیتے تاکہ دنیا ہماری محتاج رہے۔ اسی طرح یہ اسلامی برہمن کر رہے ہیں کہ لوگوں کو قرآن سمجھنے سے روک رہے ہیں۔ یہ اسلام کے دوست نہیں دشمن ہیں۔

عرب میں ہدایت اور عجم میں گمراہی کیوں ہے؟

عرب ممالک میں عقائد کی گمراہی نہیں پائی جاتی۔ کیوں کہ عرب عربی زبان کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ اس کے معانی کو اچھی طرح سمجھ لیتے ہیں۔ قرآن ان کی زبان میں ہے۔ حدیث ان کی زبان میں ہے۔ اس لئے قران اور حدیث کو وہ آسانی سے سمجھ لیتے ہیں۔ اگر کوئی عالم وہاں کوئی غلط بات کہتا ہے تو اس کی فوراً گرفت کی جاتی ہے اور آئندہ اس کو تقریر کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ لیکن عجمی ممالک ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان، ترکی ودیگر ممالک میں لوگ عربی نہیں جانتے اس لئے وہ علماء کے محتاج ہیں۔ علماء ان کو گمراہ کررہے ہیں تو وہ گمراہ ہورہے ہیں اور اگر علماء صحیح رہنمائی کررہے ہیں تو ان کو ہدایت ملتی ہے۔ لیکن آج کل علماء ہادی یعنی صحیح راہ بتانے والے کم ہیں۔ مضل یعنی گمراہ کرنے والے زیادہ ہیں۔ علماء فرقہ بندیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اپنے فرقہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔ اسلام کی طرف نہیں بلاتے۔ عجمی ممالک میں علماء آزاد ہیں چاہے جو کہتے رہیں بکتے رہیں کوئی ان کی گرفت کرنے والا نہیں۔ اس لئے عرب میں عقائد کی گمراہی نہیں پھیلتی یہ عجم میں ہی پھیلتی ہے۔

ہندوستان اور عجم کے علماء براہ راست قرآن اور حدیث کو سمجھنے سے جو روکتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کے جو باطل عقائد اور مکروفریب ہیں ان سے لوگ آگاہ ہوجائیں گے۔ اور پھر لوگ ان سے دور ہوجائیں گے۔ ان کے نذرانے مفادات اور اقتدار کو ضرب لگے گی۔ اس لئے یہ ان کو قرآن وحدیث پڑھنے سے روکتے ہیں اور لوگوں کو اصل دین تک نہیں پہنچنے دیتے۔ یہ لوگ دراصل ابلیس کے ایجنٹ اور آلہ کار ہیں۔

لہٰذا ہماری دعوت یہ ہے کہ لوگ اصل اسلام کو خود سمجھنے کی کوشش کریں علماء کے محتاج نہ رہیں۔ قرآن کریم اور احادیث رسول کا خود مطالعہ کریں اور کہیں کوئی اشکال پیش آجائے تو اسے علماء سے سمجھ لیں۔ علماء دین کے ٹھیکیدار نہیں ہیں۔ لوگوں نے زبردستی ان کو دین کے ٹھیکیدار سمجھ لیا ہے۔ ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ علم حاصل کرے اور دین کو سمجھے۔ علماء نے

اپنی ٹھیکیداری کے لئے ہی تقلید کو عوام پر واجب کیا ہے۔ جبکہ تقلید بدعت بھی ہے اور شرک بھی اور اسلام میں سختی کے ساتھ تقلید سے روکا گیا ہے کیونکہ شرک کی جڑ ہی تقلید ہے اور تقلید ہی شرک کا پہلا دروازہ ہے۔ نہ قرآن میں تقلید کا لفظ آیا نہ حدیث میں اسلام میں چار سو سال کے بعد اس بدعت کو گھڑا گیا اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جن علماء کی تقلید کی طرف دعوت دی جاتی ہے ان تمام علماء نے خود تقلید سے روکا ہے۔ پھر یہ کس کے کہنے سے تقلید کرتے ہیں۔ سارے نبیوں نے اپنی امتوں کو اپنی اتباع کی طرف بلایا۔ لیکن کسی امام نے مسلمانوں کو اپنی تقلید کی طرف نہیں بلایا۔ یہ بعد کے علماء اپنے اقتدار کے مقصد سے اور شیطان کے فریب میں آ کر اپنی طرف سے گھڑ کر تقلید کو مسلمانوں پر واجب کرتے ہیں۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

دین احمد چار مذہب ساختند
فتنہ در دین نبی انداختند

یعنی دین محمدی ایک تھا لیکن ان لوگوں نے اس کے چار ٹکڑے کر ڈالے اور نبی کے دین کے اندر فتنہ برپا کر دیا۔ حکیم الامت شاعر مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ان فتنہ پرور مقلدین کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

گر نہیں ہے جستجوئے حق کا تجھ میں ذوق وشوق
امتی کہلا کے پیغمبر کو تو رسوا نہ کر
ہے فقط توحید وسنت امن وراحت کا طریق
فتنۂ جنگ وجدل تقلید سے پیدا نہ کر

ان مقلدین نے ہمیشہ تقلید کے مسئلہ کو لے کر فتنہ فساد اور جنگ وجدل برپا کیا ہے۔ بہت پہلے علامہ اقبال نے ان کو سمجھایا تھا اس وقت بھی ان لوگوں نے فتنہ برپا کیا تھا اور آج بھی یہ اسی قسم کا فتنہ وفساد برپا کر رہے ہیں۔ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو پتہ چلتا ہے کہ ان مقلدین نے ہمیشہ فتنے کئے ہیں حنفیوں اور شافعیون کی آپس میں جنگیں ہوئی ہیں۔ جھگڑے ہوئے ہیں حالانکہ دونوں مقلد ہیں۔ انہیں جھگڑوں اور فتنوں کی وجہ سے ایک

کمزور بادشاہ نے خانہ کعبہ میں چار مصلے قائم کر دیئے تھے۔ لیکن جب ایک طاقتور بادشاہ آیا تو اس نے طاقت کے زور سے ان مقلدین کا پورا شر کچل دیا اور یہ مقلدین جو فتنہ اور جنگ وجدل کا بازار گرم کئے ہوئے تھے۔ ان سب کا قلع قمع کر دیا۔ اور سب کو ایک مصلے پر جمع کر دیا۔ اب وہاں پر یہ تمام مقلدین خاموشی سے نماز پڑھکر چلے آتے ہیں اور بیٹھ کر اب دو مثل وقت عصر کا انتظار نہیں کرتے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ایک شخص آیات متشابہات پر لوگوں سے بحث کیا کرتا تھا اور لوگ اس کی باتیں سن کر الجھن میں مبتلا ہو جاتے تھے اس کی شکایت حضرت عمر فاروق سے کی گئی آپ نے اسے بلایا اور پہلے سے اس کے سر پر مارنے کے لئے قمچیاں منگوا کر رکھ لیں۔ جب وہ آیا تو اس سے پوچھا کہ تم لوگوں سے کیا کیا سوالات کرتے رہتے ہو۔ اس نے وہ سوال حضرت عمر فاروق سے بھی کر دیا۔ حضرت فاروق اعظم نے ایک قمچی اٹھائی اور زور سے اس کے سر پر دو تین جما دیں جس سے وہ بلبلا کر رہ گیا اور کہنے لگا امیر المومنین بس کیجئے میرے دماغ میں جو شیطان سوار تھا وہ نکل بھاگا ہے۔ اب میں کسی سے کچھ نہ کہوں گا۔ اس طرح اس شخص کا فتنہ ختم ہوا اور دور فاروقی میں پھر کسی شیطان کی جرأت نہ ہوئی کہ وہ دین میں یا مسلمانوں میں کوئی فتنہ پیدا کرے۔ حالانکہ یہودی جو ایک عالمی سازشی قوم ہے اور جو اہل عرب کو سیکڑوں سال تک آپس میں لڑاتی رہی اور دور نبوی دور صدیقی اور دور فاروقی میں مسلمانوں کے حالات پر پوری طرح نظر رکھتی رہی۔ دور صدیقی میں ارتداد کا فتنہ برپا کیا لیکن دور فاروقی میں کوئی فتنہ برپا نہ کر سکی پھر دور عثمانی میں یہودیوں کو موقع مل گیا اور فتنے برپا کرنے شروع کر دیئے اور اس کے بعد تو یہ فتنہ انگیز بہت زیادہ شیر ہو گئے اور حضرت علی کے دور حکومت میں ان کی فتنہ انگیزیاں حد سے زیادہ بڑھ گئیں۔ بالآخر حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں ان کا قلع قمع کیا جا سکا اور اس قسم کے یہودی فتنوں کا اچھی طرح سر کچل دیا گیا۔ دور فاروقی کی طرح امیر معاویہ کے دور میں اسلام کو کافی استحکام ملا، زبردست فتوحات ہوئیں اور اندرونی و بیرونی تمام فتنوں و سازشوں کو کچل دیا گیا۔ دور معاویہ میں کسی فتنہ انگیز کو سر اٹھانے کی ہمت نہیں ہوئی

بلکہ اس قسم کے لوگ انڈر گراؤنڈ چلے گئے اور باطنی طور پر اپنی سازشوں میں مصروف رہے اور جب باطنیوں کی بھی گرفت شروع ہوئی تو یہ لوگ عرب چھوڑ کر عجم کو بھاگ نکلے بہت سے لوگوں نے ہندوستان میں پناہ لی اور کچھ ادھر ادھر بھاگ گئے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب حکمراں کمزور ہوتے ہیں تو سازشی لوگ سر اٹھاتے ہیں اور جب حکمراں طاقتور ہوتے ہیں تو ساری سازشیں دب جاتی ہیں یا کچل دی جاتی ہیں۔ غالباً ۱۵۰ ہجری کی بات ہے کہ عراق کے ایک بڑے عالم اور ایک گروہ کے سرغنہ کا یہ حال تھا کہ وہ غلط سلط عقائد کی ترویج میں مصروف تھے اور یہودیوں کے آلہ کار بن کر اسلام کے خلاف سازشیں کرر ہے تھے۔ نئے نئے مسائل اپنی طرف سے گھڑ کر اسلام کی جگہ رائج کرر ہے تھے۔ اور حکومت کے خلاف بغاوت کی سازشوں میں بھی شریک تھے۔ جب ان کی سازشوں کا راز افشا ہوا تو وہ عراق سے مکہ بھاگ گئے۔ لیکن وہاں بھی گرفتار ہوئے عراق لائے گئے اور ان کو قید میں ڈال دیا گیا۔ بالآخر اسلام اور مملکت اسلامیہ کے خلاف سازشوں کے جرم میں ان کو ایک زہریلا شربت زبردستی پلایا گیا۔ اور اس طرح اس عظیم فتنہ گر اور اس کی سازش کو ختم کردیا گیا۔ یہ خبر جب حجاز مقدس اور مملکت اسلامیہ میں پہنچی تو خوشی کے جشن منائے گئے اور لوگوں نے راحت کی سانس لی اور لوگوں کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ اللہ کا شکر ہے کہ ایک بہت بڑا فتان مر گیا جو اسلام کے ایک ایک جوڑ کو توڑ رہا تھا۔ اور اسلام کو زبردست نقصان پہنچا رہا تھا۔

تاریخ کی شہادتیں اس قسم کی موجود ہیں کہ عیار و مکار قسم کے علماء جہاں ذرا طاقتور ہوئے جہاں ان کے گروہ میں اضافہ ہوا۔ ذرا معتقدین کی کثرت ہوئی کہ شیطان ان کے اوپر سوار ہوا۔ اور ان سے وہ وہ حرکتیں کرائیں اور وہ وہ فتنے برپا کرائے کہ امت کے اندر جنگ وجدال کا ماحول پیدا ہوگیا۔ عام مسلمانوں کا امن وامان چین وسکون غارت ہوگیا۔ دنیا اس حقیقت سے بھی اچھی طرح واقف ہے کہ مسلمانوں کے اندر جتنے بھی فرقے اور فتنے ہیں یہ سب علماء سوء کے پیدا کردہ ہیں۔ عوام یا جاہل لوگوں نے یہ فرقے اور فتنے پیدا نہیں کئے یہ سب علماء ہی کی کارستانیاں ہیں۔ اسی لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس زمین پر سب سے بدترین مخلوق انہیں علماء سوء کو قرار دیا ہے جو اپنے مفاد واقتدار کے لئے فتنے پھیلاتے ہیں اور فرقہ بندیاں کرتے ہیں۔اس لئے ایسے علماء کے پیچھے چلنے کا مطلب ہے تقلید اور شیطانی راستوں پر چلنا۔اللہ کے راستہ کو چھوڑ کر فتین اور فتنہ پرور علماء کے راستہ پر چلنے کا نام ہی تقلید ہے اور یہ سراسر شیطانی راستہ ہے۔اللہ کا راستہ قرآن وحدیث پر چلنا ہے۔شیطان کا راستہ علماء کے راستہ پر چلنا ہے۔خواہ وہ آج کا عالم ہو یا ہزار سال پہلے کا۔ہماری دعوت یہی ہے کہ اللہ کے راستہ پر چلا جائے اور علماء کے راستہ کو چھوڑ دیا جائے۔اللہ کا راستہ آسان ہے۔اس کا سمجھنا آسان اس پر عمل کرنا آسان اس پر چلنے میں دنیا وآخرت کی بھلائی اور کامیابی ہے اور شیطان کے راستہ پر چلنے میں دنیا کی بھی خرابی ہے اور آخرت کی بھی بربادی ہے۔

دنیا دیکھ رہی ہے کہ اہل عرب علماء کے راستہ پر نہ چل کر اللہ کے راستہ پر چل رہے ہیں۔اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ان پر دین ودنیا کی بھلائیوں اور نعمتوں کی بارشیں کر رہا ہے۔دنیا کی دولت اور آخرت کی نعمتوں سے وہ مالا مال ہیں۔عجم کے لوگ خواہ وہ ہند کے ہوں یا اور کسی مقام کے اہل عرب کے پاس دنیاوی دولت کے لئے تو کاسہ گدائی لے کر جاتے ہیں لیکن عقائد اور ایمان ودین سیکھنے ان کے پاس نہیں جاتے۔کاش ہندوستان کے لوگ اسی دین کو سیکھیں اور سمجھیں اور اسی پر عمل کریں جس پر اہل عرب اور خصوصاً سعودی عرب کے مسلمان عمل کررہے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی بے شمار نعمتوں سے نواز دے گا ۔ان کا دین بھی سدھر جائے گا اور دنیا بھی سدھر جائے گی۔

ہندوستان میں مسلمانوں پر جو ذلت ونکبت ہے۔اس کی وجہ تقلید اور قبر پرستی ہے۔ تقلید گمراہی کا پہلا دروازہ ہے التقلید اول ابواب الشرک اور اس کا آخری انجام قبر پرستی وبت پرستی ہے۔ایک عرب شیخ دہلی آئے کچھ لوگوں کے ساتھ نظام الدین کے مرکز کو دیکھنے گئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت جی کی قبر مسجد ہی کے احاطے میں بنی ہوئی ہے۔اور قبر کے چاروں طرف جالیاں لگی ہوئی ہیں اور حضرت جی کے صاحبزادے جو آج کل دو میں سے ایک گدی نشین ہیں اپنے والد کی قبر کی جالی پکڑے مراقبے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔عرب شیخ

نے ان کو ڈانٹا کہ یہ کیا شرک کر رہے ہو۔ یہ عمل جو تم کرر ہے ہو یہ سراسر شرک ہے۔ جالی پکڑنے سے آخر تمہارا کیا مقصد ہے۔ اگر اپنے والد کے لئے آپ کو دعا کرنی ہے۔ آپ کہیں سے کر سکتے ہیں اس طرح مراقبہ کرنا شرعی طور پر انتہائی مشرکانہ عمل ہے۔ جب تم خود اس طرح کا عمل کرو گے تو عوام جو تمہارے والد کے اور تمہارے معتقد ہیں اس سے زیادہ عقیدت مندانہ اور مشرکانہ عمل کریں گے۔ اسی طرح تو قبر پرستی اور بت پرستی پیدا ہوتی ہے۔ یہ اس جماعت کے ذمہ داروں کا حال ہے جو پوری دنیا میں تبلیغ کرتی پھرتی ہے۔

جہاں تک خواجہ نظام الدین خواجہ اجمیری، صابر کلیر والے اور بندہ نواز گلبرگہ والوں کے مزارات کا تعلق ہے تو وہاں ہر طرف گنجیڑی پھنجیڑی جیب ایمان اور عزت کے ڈاکو ہی نظر آتے ہیں۔ ہر ایک سے کہتے ہیں کہ یہاں مانگ لو جو کچھ مانگنا ہے۔ جھولی بھر لو لیکن خود ان ڈاکوؤں کی آج تک جھولی نہیں بھری۔ ہر جانے والے زائر سے ہمیشہ بھیک ہی مانگتے نظر آتے ہیں۔

اہل دیوبند اور اہل نظام الدین یہ سارے استمداد بالقبور کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے اہل قبور اگر ان کی مدد کر سکتے تو یہ لوگ کاسۂ گدائی لے کر عرب ممالک میں گھومتے نظر نہ آتے۔ استمداد بالقبور تقلید ہی کا ایک سبق ہے۔ اور جب تک یہ لوگ تقلید کرتے رہیں گے۔ (تقلید کے معنیٰ ہیں آباء پرستی بزرگ پرستی علماء پرستی) اور اللہ کے راستہ سے ہٹے رہیں گے۔ اس وقت تک ان پر اللہ کی رحمتوں کی بارش نہیں ہو سکتی۔ یہ لوگ ہندوستان میں ایسے ہی ذلیل وخوار رہیں گے۔ بلکہ آگے چل کر اس سے بدتر بھی خواری ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے موحد اور متبع سنت بندوں کی مدد فرمایا کرتا ہے۔ مشرکین اور اہل بدعت کی وہ مدد نہیں کیا کرتا۔ یوں اس کا رزق کا وعدہ تو کافر و مشرک سبھی کے لئے ہے اور وہ دے رہا ہے۔ مانگے سے بھی دے رہا ہے بغیر مانگے بھی دے رہا ہے لیکن اس کی رحمتیں و برکتیں صرف متبعین کتاب وسنت پر ہی نازل ہوتی ہیں۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (نحل:۹۷)

جس کسی نے بھی عمل صالح کئے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ صحیح مومن بھی ہوتو ہم ضرور اسے دنیا میں اچھی زندگی بسر کرائیں گے اور آخرت میں بھی ضرور اسے اجر دیں گے۔ انہوں نے جیسے جیسے اچھے کام کئے اسی کے مطابق ہمارا اجر بھی ہوگا۔

اور فرمایا: فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ (طٰہٰ:۱۲۳) پس اگر میری طرف سے تمہارے پاس کوئی پیام ہدایت آیا تو جو کوئی میری ہدایت پر چلے گا وہ نہ تو راہ سے بے راہ ہوگا۔ نہ دکھ میں پڑے گا۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ (طٰہٰ:۱۲۴) اور جو کوئی میرے ذکر سے روگردانی کرے گا تو اس کی زندگی ضیق (تنگی) میں گزرے گی اور قیامت کے دن بھی میں اسے اندھا اٹھاؤں گا۔

ان آیتوں میں قرآن نے انسان کی روحانی سعادت اور شقاوت کے بارے میں سب کچھ بتلا دیا ہے۔ فرمایا جو ہدایت وحی پر چلے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا۔ اور نہ بد بخت وشقی ہوگا۔ انسان کی ساری محرومیوں کی تصویر کس طرح دو لفظوں کے اندر کھینچ دی ہے۔ ضلالت اور شقاوت۔ انسان کو جتنی بھی ٹھوکریں لگتی ہیں۔ وہ بے راہ ہو جانے سے لگتی ہیں۔ ہدایت الٰہی میں ہی کامیابی وسعادت کی راہ ہے۔ جوں ہی اس سے قدم بے راہ ہوئے شقاوت میں گر گئے۔

پھر فرمایا جس نے ہمارے ذکر سے اعراض کیا تو اسے دو حالتیں پیش آئیں گی۔ دنیا میں اس کی زندگی ضیق میں پڑ جائے گی۔ اور آخرت میں بینائی سے محروم ہو جائے گا۔ سعید انسانوں کی نگاہیں روشن ہوں گی۔ اس کی اندھی، وہ جمال الٰہی کا نظارہ کریں گی۔ اس کے آگے پردہ پڑا ہوگا۔ كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ (مطففین ۱۵) تو یہ ہے قرآن کا قانون الٰہی۔

غرضیکہ مسلمانوں پر جو بلائیں آفتیں ٹوٹ رہی ہیں ذلت ونکبت چھا رہی ہے اس کی وجہ تقلید آباء پرستی بزرگ پرستی قبر پرستی اور راہ الٰہی وہدایت الٰہی سے ہٹ جانا ہے اگر آج مسلمان ہدایت الٰہی اور راہ الٰہی پر چلنے لگیں تو آج ہی سے مسلمانوں کی زندگی میں انقلاب

آ جائے گا۔ اور ساری ذلتیں نکبتیں اور آفتیں و مصیبتیں دور ہو جائیں گی۔ کاش مسلمان ایسا کر تولیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تک نہیں آتے مسلمان اسی طرح تقلید کی جکڑ بندیوں میں گرفتار رہیں گے۔ آباء پرستی، بزرگ پرستی، علماء پرستی، امام پرستی اور قبر پرستی میں مبتلا رہتے ہوئے ذلت ورسوائی کے گڑھے میں پڑے رہیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لے آئیں گے۔ تب ہی سب مسلمان تقلید کو چھوڑ کر ان کی بات سنیں گے اور مانیں گے۔ اس وقت ساری آباء پرستی بزرگ پرستی، علماء پرستی، امام پرستی اور قبر پرستی نیست و نابود ہو جائے گی اور ساری دنیا میں خالص اسلام کا ڈنکا بجے گا۔ اور مسلمان ساری دنیا میں سرخرو ہوں گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد سے جلد لائے تاکہ مسلمان ان گمراہیوں اور ذلتوں سے نجات پا سکیں۔ اور راہ حق اور راہ نجات اور راہ ہدایت پر چلنا ان کو نصیب ہو۔ اللهم اهدنا الصراط المستقيم٥صراط الذين انعمت عليهم ٥اللهم ارناالحق حقا وارزقنا اتباعه وارناالباطل باطلا وارزقنا اجتنابه وصلى الله علىٰ نبيه خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين برحمتک یاارحم الراحمین۔

خادم دین الاسلام
ابوالاقبال سلفی کان اللہ لہ
مدیرادارہ دعوۃ الاسلام
ملاپور پوسٹ رٹھورا ضلع بریلی (یوپی)

۱۶راگست ۲۰۰۱ء